



سوال

(64) سورج نکلنے کے بعد فجر کی سنتیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اقامت سے پہلے صبح کی دو سنتیں نہ پڑھی جائیں تو وہ سورج نکلنے کے بعد ادا ہو سکتی ہیں۔؟

میری سمجھ اس مسئلہ پر یہ ہے کہ اگر جماعت ہو رہی تو ترک سنت کر کے فرضوں کی اقتدا کرے اور اگر صبح کا وقت ہو تو بعد فرض ادا کرے۔ چنانچہ مدت تک اس مسئلہ پر عمل رہا۔ چنانچہ یوم ہوئے ایک حنفی بھائی نے ابن ماجہ کی حسب ذیل حدیث پیش کی۔

«حدثنا عبد الرحمن بن ابراہیم بن ابی نعیم صلی اللہ علیہ وسلم نام عن رکتی الفجر فقتنا بما بعد ما طلعت الشمس»

میرے پاس ابن ماجہ کی شرح قلمی کفایہ الحاجہ شرح ابن ماجہ موجود تھی اس کو دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

«رجال اسنادہ ثقات الا ان مروان بن معاویہ الغزالی کان یدلس وقد عنعنہ نعم ارجح یہ الشیخان»؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تدلیس کہتے ہیں۔ لپنے ملاقاتی سے ایسے لفظ کے ساتھ روایت کرے جس سے سماع کا وہم ہو۔ اور حقیقت میں سنانہ ہو مثلاً عن فلان کے یا قال فلان کے ایسے راوی کو تدلیس کہتے ہیں۔ مروان بن معاویہ تدلیس ہے جس کی روایت عن کے ساتھ کرنے کی صورت میں بالکل ضعیف ہوتی ہے۔ ہاں اگر سماع تصریح کرے تو پھر صحیح ہو جائے گی مگر یہاں عن کے ساتھ روایت کی ہے۔ رہا بخاری اور مسلم کا اس کی روایت کرنا تو وہ سماع کی تصریح کی صورت میں ہے یا مؤید کی صورت میں۔

اس کے علاوہ اس راوی میں ایک اور عیب بھی ہے وہ یہ کہ لپنے استادوں کے مشہور نام بدل کر غیر مشہور کر دیتا ہے جس سے بعض دفعہ ضعیف کو ثقہ سمجھ لیا جاتا ہے یا ضعیف پر پردہ پڑ جاتا ہے یا معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں حافظ ابن حجر نے طبقات الدلس کے صفحہ 13، 14 میں اس کا ذکر کیا ہے اور ایسے راوی کی روایت بغیر تحقیق کے نہیں لی جاسکتی۔ اور اس روایت کی حقیقت کا کچھ علم نہیں اس لئے یہ قابل استدلال نہیں۔

اسکے علاوہ اس کے مقابلہ میں حسن حدیث موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھ لی جائیں تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ امتیازی مسائل ملاحظہ



ہو۔

وبالشد التوثيق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوٰۃ، نماز کا بیان، ج 2 ص 77

محدث فتویٰ